

(۱) اخلاص پیدا کرے اور مال اور دنیا کی محبت کو ترک کر دے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهُوٌ وَلَعِبٌ

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

(عنکبوت: ۲۹)

اور یہ دنیا کی زندگی کھیل تماشہ کے سوا اور کچھ نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہمیشہ باقی رہنے والا ہے، کاش کہ انہیں اس بات کا علم ہوتا۔
اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا ذُنْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدِ لَهَا

مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ

دو بھونکے بھیڑیے، بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں کریں گے جتنا آدمی کے دین میں مال اور عزت کی حرص سے ہوتا ہے۔
(مسند احمد، ترمذی: کعب بن مالک) (صحیح الجامع: ۵۶۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ

وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَيْهِ أَذْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ

جو اس مقصد سے علم حاصل کرے کہ علماء کی برابری کرے یا جاہلوں کے ساتھ حجت بازی کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔
(ابن ماجہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۶۳۸۲)

(۲) زہد و قناعت اختیار کرے اور دنیا میں کم مشغول ہو

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كَفَافًا وَقَنَعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ

یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لے آیا، اور (دنیا کی زندگی کے گزر بسر کے مطابق روزی دیا گیا، اور اللہ نے جو کچھ اسے دیا اس پر قناعت و صبر کیا۔
(احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۳۶۸)

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَا أَزْدَادَ عَبْدٌ عِلْمًا فَازْدَادَ فِي الدُّنْيَا رَغْبَةً إِلَّا أَزْدَادَ مِنَ اللَّهِ بُعْدًا

(داری: ۳۸۸)

جس بھی بندے نے علم میں زیادتی حاصل کی اور ساتھ ہی ساتھ دنیا کی طرف رغبت بھی بڑھتی گئی تو اللہ سے دوری بھی بڑھتی گئی۔
علم کی طلب میں کوشش کی جائے
تجلی بن کثیر کہتے ہیں

لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ

(مسلم: ۶۱۲)

جسم کے آرام کے ساتھ ساتھ علم نہیں حاصل کیا جاسکتا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

لَمَّا تُؤَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ
فَلَنَسْأَلَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُمْ الْيَوْمَ كَثِيرٌ
فَقَالَ وَاعْجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ
وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَى
فَتَرَكَ ذَلِكَ وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ

فَإِنْ كَانَ لَيُبْلَغُنِي الْحَدِيثُ عَنِ الرَّجُلِ فَأَتِيهِ وَهُوَ قَائِلٌ
فَاتَّوَسَّدُ رِذَائِي عَلَى بَابِهِ فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَيَّ وَجْهِي الثَّرَابَ
فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي فَيَقُولُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ
أَلَا أَرْسَلْتُ إِلَيْكَ فَآتِيكَ فَأَقُولُ لَا أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيكَ
فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ

قَالَ فَبَقِيَ الرَّجُلُ حَتَّى رَأَى وَقَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ
فَقَالَ كَانَ هَذَا الْفَتَى أَعْقَلَ مِنِّي

جب اللہ کے رسول ﷺ کی وفات ہوئی تو میں نے انصار کے ایک آدمی سے کہا۔ اے فلاں! چلو، ہم اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب سے معلومات لیں کیونکہ وہ آج زیادہ ہیں۔ اس نے کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہ تم پر تعجب ہے کیا تم یہ سوچ رہے ہو کہ لوگوں کو تمہاری ضرورت پڑے گی جب کہ اتنے سارے اصحاب رسول ﷺ موجود ہیں؟ پس انہوں نے میرے اس خیال کو چھوڑ دیا، اور میں اس معاملہ پر ڈٹا رہا، جب بھی مجھے معلوم ہوتا کہ فلاں شخص کے پاس کوئی حدیث ہے تو میں اس کے پاس جاتا (اور اگر وہ آرام کر رہا ہوتا تو میں اس کے دروازے پر اپنی چادر بچھا لیتا اور ہوا میرے چہرے پر مٹی اڑاتے رہتی اور جب وہ باہر آتے اور مجھے دیکھتے تو کہتے: اے رسول ﷺ کے چچا کے بیٹے! کیسے آنا ہوا، آپ مجھے بلا بھیجتے تاکہ میں آپ کے پاس آجاتا تو میں کہتا کہ نہیں میں زیادہ حقدار ہوں کہ آپ کے پاس آؤں پھر میں اس سے حدیث کے بارے میں پوچھتا۔ کہتے ہیں کہ وہ آدمی باقی رہا یہاں تک کہ وہ وقت بھی آیا کہ لوگ میرے پاس جمع ہونے لگے۔ تب میرے اس ساتھی نے کہا یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقلمند تھا۔

(داری: مقدمہ: علم کی طلب میں سفر پر نکلنا اور اس کے لئے کوشش کرنا: ۵۶۹)

(۳) علم حاصل کرنے اور اس کے نقل کرنے میں احتیاط کیا جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا

(حجرات ۲: ۴۹)

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو اس کی تحقیق کر لو۔

محمد بن سیرینؒ کہتے ہیں

إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ

فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ

(مسلم: مقدمہ)

یہ علم دین ہے تو تم یہ ضرور دیکھ لو کہ اپنا یہ دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔

اور ایک روایت میں ہے:

اَنْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ هَذَا الْحَدِيثَ

(داری: اس شخص کو جسکی جو اللہ کے علاوہ کے لئے علم طلب کر رہا ہو: ۳۷۸)

دیکھ لو! یہ حدیثیں تم کس سے لے رہے ہو کیونکہ یہ تمہارا دین ہے۔

(۴) نقل کرنا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ

فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ

فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ)

جو جانتا ہو تو ہی کہے اور جو نہ جانتا ہو تو وہ کہے ”اللہ اعلم“ یعنی اللہ زیادہ جانتا ہے۔ اس لئے کہ یہ بھی علم ہے کہ جو نہیں جانتا ہے اس کے بارے میں کہہ دے میں نہیں جانتا ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ”کہہ دیجئے! میں تم سے اس پر کوئی سوال نہیں کرتا اور نہ ہی میں مجبور کئے جانے والوں میں سے ہوں۔“

(بخاری: قرآن کی تفسیر: ۴۷۷۴)

ابن جریر کہتے ہیں

أَيُّ وَمَا أَنَا مِمَّنْ يَتَّكِلُ تَخْرُصُهُ وَافْتِرَاءُهُ (يَعْنِي بِهِ الْقُرْآنَ)

(تفسیر طبری: سورہ ص: ۸۶)

یعنی میں ان میں سے نہیں جو جان بوجھ کر کوئی اندازہ لگائے یا اس پر کوئی جھوٹ باندھے۔ (یعنی قرآن پر)

ابن منظور کہتے ہیں:

وَالْمُتَّكِلُ: الْوَقَّاعُ فِيمَا لَا يَعْنِيهِ

(لسان العرب: کلف)

متکلف وہ ہے جو ایسی بات کرے جو بے معنی ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ

هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لَتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ

مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو۔ جان لو کہ اللہ پر بہتان بازی کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے۔ انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لئے ہی دردناک عذاب ہے۔

(سورہ نحل: ۱۱۶-۱۱۷)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَذِبٌ عَلَى أَحَدٍ

مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

بیشک مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں۔ تو جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے۔

(مشفق علیہ: مغیرہ رضی اللہ عنہ) (ابو یعلیٰ: سعید بن زید رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۱۴۳)

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں

أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ آيَةِ لَوْ سُئِلَ عَنْهَا بَعْضُكُمْ لَقَالَ فِيهَا فَأَبَى أَنْ يَقُولَ فِيهَا
ابن عباس سے ایک آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس بارے میں بات کرنے سے انکار کر دیا وی نے کہا اگر کسی اور سے سوال کیا جائے تو وہ جواب دیدیتا۔
(مقدمہ تفسیر ابن کثیر)

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں

سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عَبَّاسٍ

عَنْ ((يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ))

فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَمَا ((يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ)) (المعارج ۴)

فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: إِنَّمَا سَأَلْتُكَ لِتُحَدِّثَنِي .

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُمَا يَوْمَانِ ذَكَرَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ , اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِمَا .

فَكِرَةٌ أَنْ يَقُولَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَا يَعْلَمُ[.

ابن عباس سے (وہ دن ہزار سال کے برابر ہوگا) کے بارے میں ایک شخص نے سوال کیا۔ (سجدہ: ۵) اس سے ابن عباس نے کہا وہ دن جو پچاس ہزار سال کے برابر اس کا
کیا معنی (اس نے کہا میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ ابن عباس نے کہا وہ دو آیتیں ہیں جس کا ذکر اللہ نے کیا ہے ان کے بارے میں اللہ ہی جانتا ہے۔
(مقدمہ تفسیر ابن کثیر)

وَرَوَى مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :

أَنَّهُ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ تَفْسِيرِ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ ,

قَالَ : إِنَّا لَا نَقُولُ فِي الْقُرْآنِ شَيْئًا .

مالک سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں جب ان سے قرآن کے کسی آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا جاتا تو کہتے ہم قرآن کے بارے میں کچھ نہیں کہتے۔

وَرَوَى اللَّيْثُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِي الْمَعْلُومِ مِنَ الْقُرْآنِ .

(مقدمہ تفسیر ابن کثیر)

اور لیث روایت کرتے ہیں انہی سے کہ وہ عام قرآنی معلومات کے بارے میں علم حاصل کرتے۔

مسروق سے بھی روایت ہے

اتَّقُوا التَّفْسِيرَ , فَإِنَّمَا هُوَ الرَّوَايَةُ عَنِ اللَّهِ

تفسیر کے بارے میں ڈرو اس لئے کہ وہ اللہ سے مروی ہے۔ (مقدمہ تفسیر ابن کثیر)

(۵) رغبت اور زیادہ کی طلب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

(۱۴ط)

کہو اے میرے رب میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا

وَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ

مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ

وَلَا أَنْزَلْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أَنْزَلْتُ

وَلَوْ أَعْلَمَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ

قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قرآن کی کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں مجھکو علم نہ ہو کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن کی کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں مجھکو علم نہ ہو کہ وہ کس بارے میں نازل ہوئی۔ اور میں نہیں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا ہو اللہ کی کتاب کے بارے میں جہاں اونٹ پہنچ سکتا تھا میں وہاں کیلئے سوار ہوتا تھا۔

(بخاری فضل القرآن ۵۰۰۲۔ فضل الصحابہ ۲۳۶۳)

(۶) صبر کے ساتھ اور آہستہ آہستہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً

كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا

کافروں نے کہا قرآن کیوں بیک وقت نازل نہیں ہوا اسی طرح میں چاہتا ہوں تمہارے دل کو مضبوط کر دوں اور ترتیل کے ساتھ نازل کروں اور تمہارے پاس یہ جو بھی مثال لائیں گے تو میں اس کا سچا جواب اچھی تفسیر لاؤں گا۔

(الفرقان ۳۲-۳۳)

امام زہری رحمہ اللہ نے کہا

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ جُمْلَةً فَاتَهُ جُمْلَةً وَإِنَّمَا يُدْرِكُ الْعِلْمَ حَدِيثٌ وَحَدِيثَانِ

جو علم بیک وقت حاصل کریگا تو وہ بیک وقت ہی چلا جائے گا علم تو ایک حدیث دو حدیث حاصل کی جاتی ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ نے کہا

إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ إِنْ أَخَذْتَهُ بِالْمُكَابَرَةِ لَهُ غَلَبَكَ

وَلَكِنْ خُذْهُ مَعَ الْإِيَّامِ وَاللَّيَالِي أَخَذًا رَفِيقًا تَظْفُرُ بِهِ

یہ علم اگر تو اس کو حاصل کریگا خود کو بڑا سمجھ کر تو وہ تجھ پر غالب آجائے گا لیکن اس کو حاصل رات و دن نرمی کے ساتھ تو اس پر غالب آجائیگا۔

(الجامع لاخلاق الراوی واداب السامع ۳۵۱-۳۵۲)

(۷) عمل علم کے ساتھ

لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ

عَنْ عُمْرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ

وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ

وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَمِلَ

قیامت کے روز ابن آدم کے قدم اس کے رب کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہل سکتے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کر لیا جائے، اس کی عمر کے تعلق سے کہ اسے کس چیز میں گنوا یا، اور اس کی جوانی کے تعلق سے کہ اسے کہاں گزارا؟ اور اس کے مال کے تعلق سے کہ اسے کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟

اور جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟

(ترمذی: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۷۳۹۹)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فِيَلْقَى فِي النَّارِ فِتْنَةً لِقَ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ
فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ
فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ
أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ
قَالَ كُنْتُ أَمُرُّكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَأُكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ

ایک شخص کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو اس کی ہتھڑیاں جہنم میں ایسے ہی چکر لگائیں گی جیسا کہ گدھا اپنی چکی کے ارد گرد چکر لگاتا ہے پھر جہنمی اس پر جمع ہوں گے اور کہیں گے اے فلاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم ہمیں بھلائی کا حکم نہیں دیتے تھے اور کیا برائی سے نہیں روکتے تھے۔ وہ کہے گا میں تمہیں تو بھلائی کا حکم دیتا تھا لیکن میں خود اسے نہیں کرتا اور میں تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن میں اسے کرتا تھا۔

(احمد، تفسیق علیہ: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۸۰۲۳)

(۸) علم کا اثر تقویٰ اور خشوع ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

(فاطر: ۳۵)

یقیناً اللہ سے اس کے جاننے والے بندے ڈرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ نَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

اگر جو میں جانتا ہوں تم بھی جان جاؤ تو روزیادہ اور ہنسوک۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، بخاری مسلم۔ صحیح الجامع: ۵۲۶۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَى عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا .

وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا .

وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا

جن کو ان سے پہلے علم دیا گیا جب ان پر اس کی آیتیں تلاوت کی گئیں اپنی ٹھوڑیوں کے بل سجدے کی حالت میں گر گئے اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے بیشک ہمارے

رب کا وعدہ پورا ہونے والا ہے اپنی ٹھوڑیوں کے بل سجدے کی حالت میں روتے ہوئے گر جاتے ہیں اور ان کا خشوع بڑھا دیا جاتا ہے۔ (الاسراء: ۱۰۶-۱۰۷)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيَعْلَمَكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

(بقرہ: ۲۰۲)

اللہ سے ڈرو اللہ تم کو سکھاتا ہے اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ
وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ
فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ

کیا ایمان والوں کے لئے اب تک وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر الہی سے اور جو حق اتر چکا ہے اس سے نرم ہو جائیں اور ان کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں ان سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر جب ان پر ایک زمانہ دراز (لمبا زمانہ) گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں۔

(حدید: ۵۷)

علم کے حاصل کا طریقہ اور ادب

(۱) علم میں کثرت کیلئے دعا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

(طہ: ۱۱۴)

آپ کہہ دیجئے اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کر دے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سَلُّوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ

(ابن ماجہ ابن حبان، حسن۔ صحیح الجامع۔ ۳۶۳۵)

اللہ سے نفع بخش علم کا سوال کرو اور اس علم سے پناہ مانگو جو نفع بخش نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ کہتے تھے

...اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا

اے اللہ میں تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں اس علم سے جو نفع بخش نہ ہو اور اس دل سے جس میں خوف نہ ہو اور اس نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ کی جائے

(احمد، نسائی، مسلم۔ صحیح الجامع۔ ۱۲۸۶)

ابن عباس کہتے ہیں

صَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْكِتَابَ

رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو چمٹایا اور کہا اے اللہ اس کو کتاب کا علم دے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا:

اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

(بخاری الوضوء: قضاء حاجت کے وقت پانی کا رکھنا: ۱۴۳)

اے اللہ اس کو دین میں فقیہ بنا دے۔

اور ایک روایت میں فرمایا

اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمَهُ التَّوِيلَ

اللہ اسکودین میں فقیہ بنادے اور اسکوتاویل کا علم دے۔
واور ایک روایت میں فرمایا:

اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ

(بخاری: المتاقيب: ابن عباس کا ذکر: رقم: ۳۷۵۶)

اللہ اسکوحکمت سکھا دے۔

(۲) علم یاد کرو اور تکرار کرو

رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں

تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهَوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقْلِهَا

قرآن کو بار بار تکرار کے ساتھ پڑھو کرو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ اس اونٹ سے بھی تیز ہوگا بھاگنے میں جو رسی سے باندھ دیا گیا ہے۔
(احمد، مشفق علیہ: بخاری: ۴۷۳۶: ابوداؤد رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۹۵۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ...

اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جو مجھ سے حدیث سنے اور یاد کرے اور جس طرح مجھ سے سنا ہے ویسے ہی پہونچا دے۔

(ترمذی: صحیح الجامع: ۶۷۶۳)

ابوسعید خدریؓ نے ابونضرہ سے کہا

اَحْفَظُوا عَنَّا كَمَا حَفِظْنَا نَحْنُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اسی طرح حدیثیں یاد کرو جس طرح ہم نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کیا ہے۔

(الدارمی المقدمة: ۴۷۱)

(۳) اہل علم سے سوال کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

(انحل: ۴۳: ۱۶)

جاننے والوں سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے ہو۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ ...

عائشہؓ جو رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہیں وہ مسئلہ نہیں سنتی جو نہیں جانتی یہاں تک کہ رجوع کرتی تھیں اور اس کو جان لیتی تھیں۔ (بخاری: ۱۰۳)

(۴) علم والی کتابیں پڑھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ

فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا

بیشک میں نے آپ کی طرف ایک کتاب نازل کیا حق کے ساتھ تو جو ہدایت حاصل کرے تو اس کیلئے ہدایت کا فائدہ ہے اور جو گمراہ ہو جائے تو اس پر اس کی گمراہی کا وبال

ہوگا۔ (الزمر: ۳۹: ۴۱)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ

(ص: ۳۸: ۲۹)

ایک بابرکت کتاب میں نے نازل کیا تاکہ اس کی آیتوں پر غور کرو اور عقلمند لوگ نصیحت حاصل کریں۔

(۵) قلم اور علم کے لکھنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ . الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ .

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

(علق: ۹۶: ۵۰)

پڑھ تیرا رب بڑا ہی بزرگ ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ انسان کو وہ چیز سکھائی جو وہ نہیں جانتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ

(طبرانی، حاکم، صحیح، صحیح الجامع: ۴۴۳۳)

علم لکھ کر قید کرلو۔ (یعنی محفوظ کرو)

عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں

كُنْتُ أَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ أَسْمَعُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدُ حِفْظَهُ

فَنَهَيْتَنِي فُرَيْشٌ وَقَالُوا أَتَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ تَسْمَعُهُ

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرُيْتَكَلِّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا

فَأَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ

فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَوْمَأَ بِأَصْبُعِهِ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ:

أَكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ

میں رسول اللہ ﷺ سے جو سنتا یا ذکر کرنے کی غرض سے لکھ لیتا تھا تو قریش نے جھکو ڈالنا اور کہا تم جو کچھ سنتے ہو لکھ لیتے ہو اور رسول اللہ ﷺ بشر ہیں کبھی غصے میں اور کبھی خوشی

میں بات کرتے ہیں تو میں لکھنے سے رک گیا اور اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھو اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان

ہے اس سے نہیں نکلتا ہے مگر حق۔

(ابوداؤد: کتاب العلم: علم کا بیان: ۳۶۳۶) (صحیح: صحیح الجامع: ۱۱۹۶)

منصور کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے کہا

إِنَّ سَالِمًا أَتَمَّ مِنْكَ حَدِيثًا

قَالَ إِنَّ سَالِمًا كَانَ يَكْتُبُ

(الدراری: المقدمہ: ۴۷۵)

سالم آپ سے زیادہ حدیث میں علم رکھتے ہیں ابراہیم ؑ کے کہا سالم لکھتے تھے۔

(۶) علم پھیلانے والے کی فضیلت اور اس شخص کی برائی جو علم چھپائے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لِيُبْلَغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبْلَغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ

(بخاری: ۶۷۷۰ مسلم: ۶۷۹)

:شاہد غائب کو پہونچا دے ممکن ہے شاہد جس کو پہونچائے وہ اس سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ

مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ

أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ .

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُّوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ

وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

پیشک جو چھپاتے ہیں وہ جوہم نے واضح دلیل اور ہدایت نازل کیا بعد اس کے کہ ہم نے نازل کیا لوگوں کیلئے کتاب میں ایسے لوگوں پر اللہ کی اور لعنت زدہ لوگوں کی لعنت ہو۔ سوائے ان کے جن لوگوں نے توبہ کیا اور اصلاح کیا اور حق واضح کیا تو ان کا توبہ میں قبول کرونگا اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنی والا ہوں۔ (بقرہ: ۱۵۹-۱۶۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ بِلْجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس نے علم چھپایا سوال کئے جانے کے بعد اس کو آگ کا لگام پہنایا جائے گا قیامت کے دن۔

(احمد، حاکم، بنن، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) (صحیح الجامع: ۶۲۸۳)

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے موت کے وقت کہا

كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

لَوْلَا أَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ

میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک بات سن کر چھپایا تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ دوسری مخلوق پیدا کرے وہ گناہ کرے اور ان کو معاف کرے۔

(مسلم: ۸۴۲۷)

علمی مجلس کے آداب

(۱) دھیان سے سننا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

جب قرآن کی قراءت ہو تو اس کو دھیان سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ الاعراف ۲۰۴، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوحَىٰ اِجْزِیٰ کی جائے اس کو دھیان سے سنو۔ (طہ: ۱۳)

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ :

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ...

اسامہ بن شریک کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ کے صحابہ کی حالت یہ تھی گویا ان کے سروں پر پرندہ ہو۔ (احمد، ابوداؤد: ۳۸۵۵) (صحیح: صحیح ابی داؤد)

قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ : وَلِلْعِلْمِ سِتُّ مَرَاتِبٍ :

أَوَّلُهَا : حُسْنُ السُّؤَالِ .

الثَّانِيَّةُ : حُسْنُ الْإِنْصَاتِ وَالِاسْتِمَاعِ .

الثَّالِثَةُ : حُسْنُ الْفَهْمِ .

الرَّابِعَةُ : الْحِفْظُ .

الخَامِسَةُ : التَّعْلِيمُ .

الْسَّادِسَةُ : وَهِيَ ثَمَرَتُهُ، الْعَمَلُ بِهِ وَمُرَاعَاةُ حُدُودِهِ . أ هـ .

ابن القیم کہتے ہیں علم کے چھ مرتبے ہیں۔ (۱) اچھی طرح سوال کرنا (۲) خاموش رہنا اور اچھی طرح سننا۔ (۳) اچھی طرح سمجھنا۔ (۴) یاد کرنا۔ (۵) تعلیم دینا (۶) اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اس کے حدود کی حفاظت کی جائے۔ (یعنی مکمل جو کچھ علم حاصل کیا ہے عمل کرے) (مفتاح دار السعاده: صفحہ ۱۸۴)

(۲) نبی ﷺ پر درود بھیجنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(احمد، حاکم، ترمذی، ابن حبان) (صحیح: صحیح الجامع۔ ۲۸۸۷)

(۳) آواز پست رکھنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاعْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ

إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ

(لقمان: ۱۹)

اپنی آواز پست رکھو بیشک تمام بری آوازیں سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ

أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ .
 إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
 أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى
 لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ

اے ایمان والو! اپنی آواز نبی ﷺ کی آواز پر بلند نہ کرو اور جس طرح آپس میں اونچی آواز میں باتیں کرتے ہو اس طرح نبی ﷺ سے نہ کرو ورنہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی۔ جو لوگ اپنی آواز نبی ﷺ کے پاس پست رکھتے ہیں ان کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کیلئے چن لیا ہے ان کیلئے مغفرت اور بڑا بدلہ ہے۔
 (حجرات ۲۰: ۳-۴)

(۴) تصدیق اور یقین کے ساتھ سننا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ
 وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

بیشک مومن وہ ہیں جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کا دل دھل جاتا ہے اور جب ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو ان کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔
 (انفال ۲: ۸)

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ
 قَالَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحِحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا
 قَالَ فَعَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ حَيْنٌ...

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا ہم نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا تھا رسول اللہ ﷺ نے کہا جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو ہنسو گے اور روزیادہ تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے اپنے چہرے جھکا لئے اور انکے سینے سے رونے کی آواز آنے لگی (یعنی ہچکیاں لے کر رونے لگے)۔
 (بخاری ۴۶۲۱-۴۶۲۲-۴۶۲۳-۴۶۲۴-۴۶۲۵-۴۶۲۶-۴۶۲۷-۴۶۲۸-۴۶۲۹-۴۶۳۰-۴۶۳۱-۴۶۳۲-۴۶۳۳-۴۶۳۴-۴۶۳۵-۴۶۳۶-۴۶۳۷-۴۶۳۸-۴۶۳۹-۴۶۴۰-۴۶۴۱-۴۶۴۲-۴۶۴۳-۴۶۴۴-۴۶۴۵-۴۶۴۶-۴۶۴۷-۴۶۴۸-۴۶۴۹-۴۶۵۰-۴۶۵۱-۴۶۵۲-۴۶۵۳-۴۶۵۴-۴۶۵۵-۴۶۵۶-۴۶۵۷-۴۶۵۸-۴۶۵۹-۴۶۶۰-۴۶۶۱-۴۶۶۲-۴۶۶۳-۴۶۶۴-۴۶۶۵-۴۶۶۶-۴۶۶۷-۴۶۶۸-۴۶۶۹-۴۶۷۰-۴۶۷۱-۴۶۷۲-۴۶۷۳-۴۶۷۴-۴۶۷۵-۴۶۷۶-۴۶۷۷-۴۶۷۸-۴۶۷۹-۴۶۸۰-۴۶۸۱-۴۶۸۲-۴۶۸۳-۴۶۸۴-۴۶۸۵-۴۶۸۶-۴۶۸۷-۴۶۸۸-۴۶۸۹-۴۶۹۰-۴۶۹۱-۴۶۹۲-۴۶۹۳-۴۶۹۴-۴۶۹۵-۴۶۹۶-۴۶۹۷-۴۶۹۸-۴۶۹۹-۴۷۰۰-۴۷۰۱-۴۷۰۲-۴۷۰۳-۴۷۰۴-۴۷۰۵-۴۷۰۶-۴۷۰۷-۴۷۰۸-۴۷۰۹-۴۷۱۰-۴۷۱۱-۴۷۱۲-۴۷۱۳-۴۷۱۴-۴۷۱۵-۴۷۱۶-۴۷۱۷-۴۷۱۸-۴۷۱۹-۴۷۲۰-۴۷۲۱-۴۷۲۲-۴۷۲۳-۴۷۲۴-۴۷۲۵-۴۷۲۶-۴۷۲۷-۴۷۲۸-۴۷۲۹-۴۷۳۰-۴۷۳۱-۴۷۳۲-۴۷۳۳-۴۷۳۴-۴۷۳۵-۴۷۳۶-۴۷۳۷-۴۷۳۸-۴۷۳۹-۴۷۴۰-۴۷۴۱-۴۷۴۲-۴۷۴۳-۴۷۴۴-۴۷۴۵-۴۷۴۶-۴۷۴۷-۴۷۴۸-۴۷۴۹-۴۷۵۰-۴۷۵۱-۴۷۵۲-۴۷۵۳-۴۷۵۴-۴۷۵۵-۴۷۵۶-۴۷۵۷-۴۷۵۸-۴۷۵۹-۴۷۶۰-۴۷۶۱-۴۷۶۲-۴۷۶۳-۴۷۶۴-۴۷۶۵-۴۷۶۶-۴۷۶۷-۴۷۶۸-۴۷۶۹-۴۷۷۰-۴۷۷۱-۴۷۷۲-۴۷۷۳-۴۷۷۴-۴۷۷۵-۴۷۷۶-۴۷۷۷-۴۷۷۸-۴۷۷۹-۴۷۸۰-۴۷۸۱-۴۷۸۲-۴۷۸۳-۴۷۸۴-۴۷۸۵-۴۷۸۶-۴۷۸۷-۴۷۸۸-۴۷۸۹-۴۷۹۰-۴۷۹۱-۴۷۹۲-۴۷۹۳-۴۷۹۴-۴۷۹۵-۴۷۹۶-۴۷۹۷-۴۷۹۸-۴۷۹۹-۴۸۰۰-۴۸۰۱-۴۸۰۲-۴۸۰۳-۴۸۰۴-۴۸۰۵-۴۸۰۶-۴۸۰۷-۴۸۰۸-۴۸۰۹-۴۸۱۰-۴۸۱۱-۴۸۱۲-۴۸۱۳-۴۸۱۴-۴۸۱۵-۴۸۱۶-۴۸۱۷-۴۸۱۸-۴۸۱۹-۴۸۲۰-۴۸۲۱-۴۸۲۲-۴۸۲۳-۴۸۲۴-۴۸۲۵-۴۸۲۶-۴۸۲۷-۴۸۲۸-۴۸۲۹-۴۸۳۰-۴۸۳۱-۴۸۳۲-۴۸۳۳-۴۸۳۴-۴۸۳۵-۴۸۳۶-۴۸۳۷-۴۸۳۸-۴۸۳۹-۴۸۴۰-۴۸۴۱-۴۸۴۲-۴۸۴۳-۴۸۴۴-۴۸۴۵-۴۸۴۶-۴۸۴۷-۴۸۴۸-۴۸۴۹-۴۸۵۰-۴۸۵۱-۴۸۵۲-۴۸۵۳-۴۸۵۴-۴۸۵۵-۴۸۵۶-۴۸۵۷-۴۸۵۸-۴۸۵۹-۴۸۶۰-۴۸۶۱-۴۸۶۲-۴۸۶۳-۴۸۶۴-۴۸۶۵-۴۸۶۶-۴۸۶۷-۴۸۶۸-۴۸۶۹-۴۸۷۰-۴۸۷۱-۴۸۷۲-۴۸۷۳-۴۸۷۴-۴۸۷۵-۴۸۷۶-۴۸۷۷-۴۸۷۸-۴۸۷۹-۴۸۸۰-۴۸۸۱-۴۸۸۲-۴۸۸۳-۴۸۸۴-۴۸۸۵-۴۸۸۶-۴۸۸۷-۴۸۸۸-۴۸۸۹-۴۸۹۰-۴۸۹۱-۴۸۹۲-۴۸۹۳-۴۸۹۴-۴۸۹۵-۴۸۹۶-۴۸۹۷-۴۸۹۸-۴۸۹۹-۴۹۰۰-۴۹۰۱-۴۹۰۲-۴۹۰۳-۴۹۰۴-۴۹۰۵-۴۹۰۶-۴۹۰۷-۴۹۰۸-۴۹۰۹-۴۹۱۰-۴۹۱۱-۴۹۱۲-۴۹۱۳-۴۹۱۴-۴۹۱۵-۴۹۱۶-۴۹۱۷-۴۹۱۸-۴۹۱۹-۴۹۲۰-۴۹۲۱-۴۹۲۲-۴۹۲۳-۴۹۲۴-۴۹۲۵-۴۹۲۶-۴۹۲۷-۴۹۲۸-۴۹۲۹-۴۹۳۰-۴۹۳۱-۴۹۳۲-۴۹۳۳-۴۹۳۴-۴۹۳۵-۴۹۳۶-۴۹۳۷-۴۹۳۸-۴۹۳۹-۴۹۴۰-۴۹۴۱-۴۹۴۲-۴۹۴۳-۴۹۴۴-۴۹۴۵-۴۹۴۶-۴۹۴۷-۴۹۴۸-۴۹۴۹-۴۹۵۰-۴۹۵۱-۴۹۵۲-۴۹۵۳-۴۹۵۴-۴۹۵۵-۴۹۵۶-۴۹۵۷-۴۹۵۸-۴۹۵۹-۴۹۶۰-۴۹۶۱-۴۹۶۲-۴۹۶۳-۴۹۶۴-۴۹۶۵-۴۹۶۶-۴۹۶۷-۴۹۶۸-۴۹۶۹-۴۹۷۰-۴۹۷۱-۴۹۷۲-۴۹۷۳-۴۹۷۴-۴۹۷۵-۴۹۷۶-۴۹۷۷-۴۹۷۸-۴۹۷۹-۴۹۸۰-۴۹۸۱-۴۹۸۲-۴۹۸۳-۴۹۸۴-۴۹۸۵-۴۹۸۶-۴۹۸۷-۴۹۸۸-۴۹۸۹-۴۹۹۰-۴۹۹۱-۴۹۹۲-۴۹۹۳-۴۹۹۴-۴۹۹۵-۴۹۹۶-۴۹۹۷-۴۹۹۸-۴۹۹۹-۵۰۰۰)

علم کی قسمیں

(۱) صحیح عقیدہ۔

(۲) عبادات۔

(۳) اخلاقیات۔

(۴) معاملات۔

(۵) اسلامی ادب۔